

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

چالیسوال بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ ہوئے 22/جون 2021ء برداشت میں برتاؤ 11/ذیقعدہ 1442ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواست۔	04
3	سالانہ میزانہ بابت مالی سال 2021-22ء پر عام بجٹ۔	04

ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بننجو

ڈپٹی اپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب طاہر شاہ کاکڑ

اپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخ 22 جون 2021ء بروز منگل بمطابق 11 ربیعہ 1442ھ، وقت شام 05:35 بجکر منتظر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن جو، اپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فَإِمْنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورُ الَّذِي أَنْزَلْنَا طَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمِعُ الْجَمْعَ ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنَ طَ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفَّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخَلْهُ جَنَّةً تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلُ الدِّينِ فِيهَا آبَدًا طَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَبُ النَّارِ خَلِيلُ الدِّينِ فِيهَا طَ وَبَئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٠﴾

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورۃ التغابن آیات نمبر ۸ تا ۱۰﴾

ترجمہ: سو ایمان لا واللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اُتارا اور اللہ کو تمہارے سب کام کی خبر ہے۔ جس دن تم کو اکٹھا کر یا گم جانے کے دن وہ دن ہے ہار جیت کا اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور کرے کام بھلا اُتار دے گا اُس پر اس کی رُائیاں اور داخل کر یا اُس کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں ندیاں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مُراد ملنی۔ اور جو لوگ مُنکر ہوئے اور جھٹلائیں انہوں نے ہماری آیتیں وہ لوگ ہیں دوزخ والے رہا کریں اسی میں اور بُری جگہ جا پہنچے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِیْم۔ سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواست پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب شاہ اللہ زہری صاحب نے یروں ملک جانے کی بنا روائی اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: آج کی نشست بجٹ 22-2021ء پر بجٹ کے لیے ذیل ارائیں اسمبلی کے نام موصول ہوئے ہیں۔ میرضیاء اللہ لانگو، محترمہ بشری رند صاحبہ، محمد مہمن شیران صاحبہ، سردار بابر موسیٰ خیل، جناب مٹھا خان کا کڑ، انجیت زمرک خان، سردار کھیت ان صاحب۔ جی سردار کھیت ان صاحب! اور تو کوئی ہے نہیں۔ زمرک خان صاحب! آپ تیار ہیں بسم اللہ کریں جو پہلے بولے گا میڈیا میں وہی آئے گا۔ ضیاء صاحب! آپ بجٹ کا آغاز کریں۔

وزیر مکمل داغلہ وجیل خانہ جات و پیڈی ایم اے: بسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِیْم۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ سب سے پہلے تو میں بلوچستان کے عظیم سیاستدان، عظیم راہنماء، عثمان کا کڑ صاحب کی موت پران کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر و جیل عطا کرے۔ جناب اسپیکر! ان کی بلوچستان کے لیے کافی خدمات تھیں، خاص کر جب وہ سینٹ آف پاکستان میں گئے تو انہوں نے تمام مظلوم اقوام کے لیے بلا کسی تفریق کے آواز اٹھائی۔ اُس کے بعد جناب اسپیکر! میں ندمت کرنا چاہوں گا کہ 18 جون کو جس طرح اس ہاؤس کی تقدس کو پامال کیا گیا۔ اور یہاں بُلو بازی کی گئی، جس سے ہم سب کی دل آزاری ہوئی ہے۔ جس پر میں آپ کو بھی داد دیتا ہوں کہ آپ نے بھی اس کا نوٹس لیتے ہوئے جو ذمہ دار ان تھے ان کے خلاف کارروائی کی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی سربراہی میں اس اسمبلی کی تقدس کو پامال نہیں کیا جائے گا۔ اور جو ماضی میں کیا گیا اس طرح کی حرکتوں سے باز آجائے گا۔ آج کے بجٹ اجلاس کی تقریر ہے، جس میں بجٹ کے بارے میں بات کرنی ہے۔ جناب اسپیکر! یہ ایسا بجٹ ہے جس کو دیکھ کر انسان حیران و پریشان ہو جاتا ہے کہ ان حالات میں جو Covid بھی آگئی تھی اور معاشی مسائل بھی بہت زیادہ تھے۔ لیکن جام کمال صاحب کی قیادت میں ظہور بلیدی صاحب کی قیادت میں پوری cabinet نے ایسا بلوچستان کے عوام کے لیے بجٹ تیار کیا جو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگوں کی امنگوکی تر جہان ہے۔ جس میں تمام districts کو یکساں دیکھا گیا ہے۔ جس طرح میگا پرو ڈیکلش کے حوالے سے دیکھیں، وہاں جو sports complex کے کام چل رہے ہیں وہ

بھی تمام districts میں connect چل رہے ہیں۔ تمام main districts کو شارع connect کے لیے جو روڈ کا نیٹ ورک connect کیا گیا ہے۔ اس میں بلا تفریق تمام ضلعوں کو شامل کیا گیا ہے۔ اور پانی کا مسئلہ خاص طور پر ہمارے علاقوں میں جناب اپیکر! پانی کا ایک ایسا مسئلہ تھا کہ عورتیں اور بچے دس، دس پندرہ، پندرہ کلومیٹر پیدل جاتے تھے پانی لانے کے لیے۔ لیکن پانی کے مسئلے پر بھی کافی توجہ دی گئی ہے۔ dams کافی دیے گئے ہیں بلوچستان کو۔ اور خاص کر میں ذکر کروں گا بلوچستان ہیلاتھ کارڈ کا، جس سے میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام بلوچستانی کو اس میں relief دیا گیا ہے۔ اور عام بلوچستانی کے لیے اس میں ایک ایسا فائدہ ہے جو غریب آدمی avail نہیں کر سکتا ہیپتال کے اور اس کے اخراجات، ان کو کافی relief دیا گیا ہے۔ تو جناب اپیکر! میں ایک مرتبہ پھر جام صاحب، ظہور بلیدی صاحب اور ان کی ٹیم، چیف سینکریٹی صاحب، وزیر اعلیٰ ہاؤس کی ٹیم، پی ائینڈڈی کی ٹیم، فناں کی ٹیم۔ سب کو اس عظیم بحث کے تیار کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب اپیکر: جی شکریہ۔ ایک لفظ یہاں میرے خیال میں وہ ضیاء صاحب آپ نے کہا کہ اپیکر مزید آگے پامال کا لکھا تھا؟ تھوڑا اس میں clear کریں۔

وزیر محمد داخلہ و بنیل خانہ جات و پیڈی ایم اے: میں نے کہا کہ آپ نے نوٹس لیا ہے۔ اس ہاؤس کا ثبت خیال رکھا جائے گا اور ایسی حرکتیں نہیں کی جائیں گی۔

جناب اپیکر: جی اُس کو چیخ کر لیں۔ کیوں کہ بولنے پر وہ ہو جاتا ہے نا۔ جی سردار کھیتر ان صاحب! سردار عبدالرحمن کھیتر ان (وزیر محمد خوراک و بہبود آبادی): شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ پہنچنے مجھے ایک چیز کی سمجھ نہیں آئی کہ ہم کسی سے پیار کرتے ہیں، آگے سے پہنچنیں کیا، قسمت قسمت کی بات ہے۔

جناب اپیکر: کیوں کیا ہوا؟

وزیر محمد خوراک و بہبود آبادی: یا بھی جو۔۔۔۔۔

جناب اپیکر: ہاں! sorry وہ۔

وزیر محمد خوراک و بہبود آبادی: نہیں وہ بہر حال۔

جناب اپیکر: آپ نے بھی مذاق کیا کہ میں نے مارا ہے، تو وہ اُس پر۔

وزیر محمد خوراک و بہبود آبادی: ہماری اپنی زبان یہ ہے کہ مارا۔ ابھی ہم نے تو اُس کو گولی تو نہیں ماری نا۔ مارا وہ جو ریفرنس اُس نے دیا اُس کا دماغ وہاں سے خراب تھا۔

جناب اپیکر: چلو، نہیں نہیں اپنے آپ کا کوئی اُس میں نہیں ہے۔ بچوں کو پیار اسی طرح کیا جاتا ہے۔

وزیر مکمل خوراک و بہبود آبادی: نہیں یہ جو ریفرنس وہ دے رہے تھے نا اُس کا داماغ اُدھر سے خراب تھا۔ خیر سر! چھوڑیں۔ بہت بہت شکر یہ کہ آپ نے مجھے فلور دیا۔ پہلے تو میں بات کروں گا کہ اس House کی --- جناب اسپیکر: وہ تو کل کیا تھا۔

وزیر مکمل خوراک و بہبود آبادی: نہیں سرا مختصر۔ وہ تو میں بول چکا ہوں مختصر۔ میں کسی کو blame نہیں دوں گا۔ یہ House صرف اس 65 لوگوں کا نہیں ہے۔ یہ 1 کروڑ 22 لاکھ لوگوں کا ہے۔ ایک کروڑ 22 لاکھ، 23 لاکھ جو اس بلوجستان کی آبادی ہے۔ چونکہ اس چھوٹے سے کمرے میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ 1 کروڑ 22 لاکھ، 23 لاکھ لوگ آ جائیں۔ تو اس کو مختصر کر کے حلقہ بنائے گئے ہیں اور نمائندگی دی گئی ہے۔ اس بلوجستان میں نئے والے چاہے وہ کوئی بھی قوم ہے، فرقہ ہے، اقیتیں ہیں، ہندو، عیسائی، سکھ، بلوج ہے، پٹھان ہے، کھیت ان ہے، ہزارہ ہے، پنجابی ہے، سرائیکی ہے، سب کی نمائندگی یہاں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم کسی کے اوپر احسان نہیں کرتے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور ہم پر کچھ چیزیں فرض کر دی گئیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ایک بحثیت مسلمان اُس نے کہا نماز ہے، روزہ ہے، زکوٰۃ ہے، حج ہے، اسی طریقے سے ہمارے عوام نے ہمیں یہاں بھیجا۔ مجھ سے، آپ سے، اس سے باقی ساتھیوں سے خوبصورت لوگ بھی ہونگے، بہادر لوگ بھی ہونگے، لیکن انہوں نے ہمیں منتخب کیا اس شرط کے ساتھ کہ جا کر ہماری آواز وہاں اٹھائیں گے ہمارے حقوق کی بات کریں گے۔ ہماری ترقیاتی حوالے سے، یروزگاری کے حوالے سے، نبیادی ضروریات کے حوالے سے آپ بات کریں گے۔ تو ہم کسی کے اوپر احسان نہیں کرتے کہ ہم اس House کا احترام کرتے ہیں۔ یہ ہم پر فرض ہے جیسے بحثیت مسلمان باقی چیزیں ہم پر فرض ہیں۔ یہ بھی فرض ہے ہمارے اوپر۔ اور پتہ نہیں اگر میرے حلقے کے لوگوں کو یہ پتہ چلے کہ ہمارا نمائندہ وہاں جا کے جو جناح روڈ کے، لیاقت بازار کے اور قندھاری بازار کے فٹ پاٹھ پر، ایک وہ پنجابی میں اُس کو ”کن ٹوٹا“ بولتے ہیں، ہم لوگ اُس کو ”غندہ“ بولتے ہیں۔ اگر وہ کردار اُن کو، کہ یہ میرا نمائندہ ہے، میرے علاقے کا نمائندہ ہے اور وہاں جا کے غندہ کر دی کرے۔ تو مجھ سے بہت بڑے غندے میری قوم جو 1 لاکھ 75 ہزار نفوس پر مشتمل ہے، مجھ سے دس گناہ بڑے غندے ہیں، پھر ان کو بھیج دیتے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! نہ آپ پر احسان ہے نہ اس بلوجستان پر احسان ہے، نہ کسی اور پر احسان ہے کہ یہاں ہم ایک نمائندے کی بحثیت سے، ایک باصول، عزت دینے والے نمائندے کی بحثیت سے یہاں ہم کردار ادا کریں۔ 18 تاریخ کا واقعہ

ہوا، اُس دن میں بولا، میں اتنا کہوں گا جناب اسپیکر صاحب! کہ یہ کوئی اچھا message کسی کے لیے بھی نہیں گیا ہے۔ بلوچستان ویسے ہی پسماندہ ہے۔ پھر ایک misperception بنی ہوئی ہے۔ پورے پاکستان میں پوری دُنیا میں کہ جی بلوچستان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پتہ نہیں بلوچستان کے لوگ صحیح کوناشتے میں چار بندے کھاتے ہیں، دو پھر کوچیخ میں بیس بندے کھاتے ہیں، رات کو پھر ڈنزو کرتے ہیں پتہ نہیں کتنے آدمیوں کی تجھی اور کھٹدی کتاب بنائے کھاتے ہیں۔ ہماری یہ perception بن گئی ہے پوری دُنیا میں۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ وہ چیزیں ختم کر کے، ہم پنجاب جاتے ہیں دوسرا جگہ جاتے ہیں وہ یا را! اُدھر تو، بھائی آؤ تم کوئی کے بازاروں میں پھر وہ، ہم عزت دینے والے لوگ ہیں، ہم پیار دینے والے لوگ ہیں، ہم احترام کرنے والے لوگ ہیں۔ تو یہ چیزیں جب جاتی ہیں ناں جناب اسپیکر صاحب! منتخب نمائندوں کی طرف سے ایک غنڈہ کھڑا ہے بازار میں وہ کوئی حرکت کرے اُس کو کوئی لعنت ملامت کرے گا۔ ایک منتخب نمائندہ جو 2 لاکھ، 4 لاکھ، 5 لاکھ، 8 لاکھ آبادی کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اگر اُس کا یہ کردار ہو کہ وہ گملے اٹھا کر پھینکیں، جوتے پھینکیں، پانی پھینکیں یا بکواسیں کریں ناں، یہ کوئی اچھا message پوری دُنیا کے لیے نہیں جا رہا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے، ہو جاتا ہے، ہو گیا، خدار! اللہ کے واسطے یہ قابلی نظام رکھنے والا ایک صوبہ ہے، یہاں سے جو بھی message جائے گا۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ اگر یہ کریں گے تو اگلے پر کیا اثر جائے گا اور اگلا کیا تاثر لیکر جائے گا۔ آپ اس پر آپ Custodian ہیں۔ یہ جنگلے کے باہر توباتی دُنیا ہے، جنگلے کے اندر اللہ تعالیٰ نے، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس august House کا۔ صرف آپ 65 آدمی کے نمائندے نہیں ہیں جناب اسپیکر! آپ 1 کروڑ 23 لاکھ عوام کے Custodian ہیں۔ ایسا ایک طریقہ کارناکیں۔ ہمارے چیف منسٹر والی ہے ریاست ہیں، نسلوں سے اقتدار میں آرہے ہیں۔ ہمارے سردار صاحب بھوتانی صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ نسلوں سے اپنے اقوام کی اس august House میں نمائندگی کر رہے ہیں۔ جمالی صاحب بیٹھے ہیں، نواب بیٹی کا پوتا بیٹھا ہوا ہے، ہزارے بیٹھے ہوئے ہیں، سید احسان شاہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے زمرک خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس طریقے سے ہر قوم ہر جگہ کے نمائندے آپ کے ہاں یہاں موجود ہیں۔ باعزت خواتین تشریف رکھتی ہیں۔ اقلیت کی نمائندگی ہے۔ مہربانی کر کے اسپیکر صاحب آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ کوئی ایسا طریقہ کار آپ لوگ بیٹھ کر طے کریں ایک مینگ بلاں میں۔ کہ کم از کم آئندہ یہ چیز نہ ہو، جو ہو گئی خیر ہے۔ اپوزیشن آج بھی ہمارے ہوم منسٹر چل کے گئے، ہمارے دوسرے ساتھی چل کے گئے کہ ”جی نہیں“۔ بابا!

نہیں کافار مولا توڑو، ہاں کی طرف آؤ، پیار کی طرف آؤ۔ ہو گیا FIR نعوذ باللہ کوئی black warrant ہے کہ آپ چانسی گئی ہونا۔ جب ایک منظر، ایک منتخب نمائندہ آپ کے پاس چل کے آیا ہے، CM کا message لیکر آیا ہے۔ آپ کی طرف سے message۔ بس کریں ختم آئیں۔ چوہدری شجاعت کہتا ہے جو گزرگئی مٹی پاؤ۔ مٹی پاؤ ابھی۔ آ جاؤ اس ہاؤس میں بیٹھو۔ لوگوں کو اگر کسی چیز کی ضرورت ہے اسکیمیوں کی ضرورت ہے روزگار کی ضرورت ہے، آپ آئیں ادھرات کریں۔ Leader of the House بیٹھا ہوا ہے۔ مفہوم صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں عوام کی خدمت کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو ہمارے بس میں ہو گا، ہم انشاء اللہ کریں گے۔ لیکن اس طریقے سے نہیں کہ آپ کسی کو بے عزت کریں۔ نہ یہ آپ کو زیب دیتا ہے، نہ اس ہاؤس کی عزت ہے، نہ یہ کوئی اچھا message ہے۔ تو میری گزارش ہے آپ سے کہ اس پر آپ غور فرمائیں اور اس کا کوئی طریقہ کارٹے کریں۔ اب میں بحث کی طرف آتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! بحث کی کا پیاں ٹیبل پر پڑی تھیں، یہ ہٹ بازی شروع ہو گئی۔ آپ مہربانی کرتے اس بحث کا جائزہ لیتے، کہیں کمی بیشی تھی۔ وزیر اعلیٰ آپ سے دو نہیں ہے وزیر اعلیٰ اگر آپ سے بہت دور ہے تو اسپیکر تو آپ کے نزدیک ہے۔ آپ اپنی grievances اسپیکر تک پہنچائیں۔ اسپیکر کا تیسرا بڑا میں کہوں گا کہ دوسرا بڑا سیکرٹریٹ ہے۔ آئینی سربراہ ہے گورنر، اس کے بعد اسپیکر جب بھی گورنر چھٹی پر جاتا ہے اسپیکر گورنر بنتا ہے۔ تو میرے حساب سے سیکنڈ سیکرٹریٹ یہ ہے۔ تھرڈ سیکرٹریٹ جا کر چیف منسٹر کا بنتا ہے۔ آئینی سربراہ کا ایک سیکرٹریٹ ہے آپ کے پاس۔ آپ آئیں، جس میں آپ کو آئین نے قانون نے اجازت دی ہوئی ہے کہ آپ اس پر آکے اپنے کوئی مسئلے مسائل بیان فرماسکتے ہیں۔ تو وہ آپ کے پاس آتے ہیں۔ لیکن Leader of the House آپ سے دو نہیں ہے کہ اس نے دروازوں کو تالے لگائے ہیں آپ کے لیے کہ آپ اپوزیشن والے ہیں آپ میرے پاس نہیں آسکتے۔ خوش آمدید ہمارے تو دروازے تو ویسے ہی پیک کے لیے، سیکرٹریٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے کبھی دروازے پر، چپر اسی کوئی نہیں بولا ہے کہ اس کو اندر آنے دوں اور اس کو نہیں آنے دو۔ جناب اسپیکر صاحب! اس حکومت کا یہ تیسرا بحث تھا۔ ایک آپ کا دیا ہوا بحث تھا وہ ہم نے enjoy کیا، تیسرا بحث یہ ہے میں اور میرے جتنے بھی colleague بیٹھے ہیں ہم ٹریٹری پرچر پر ہیں۔ اس چیز سے ہٹ کے کہ یہ ہماری حکومت ہے میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ جتنا خیال ہمارے حلقوں کا رکھا گیا ہے ان تین سالوں میں بلکہ میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! بہت شکرگزار ہوں کہ میں جیل میں تھا آپ نے میرے لیے fight کی۔ مالک کا دور ختم ہو چکا تھا سردار شاء اللہ کا دور تھا۔ آپ نے حمل نے سرفراز بگٹی نے جتنی کوشش کی اور بنیاد آپ

تھے۔ جو ترقیاتی عمل شروع ہوا، مجھ سے تجاویزی لگنیں ہم جیل میں تھے، بکتر بندگاڑی میں مجھے لا یا جاتا تھا۔ اُس پر جو آپ نے احسانات کئے آپ نے سرفراز نے ثناء اللہ نے۔ ایک جس کے اندر تھوڑا سماں بھی خون کا قطرہ ہے نال وہ بھی کسی کا احسان نہیں بھولتا۔ آج تین سالوں میں آپ یقین کریں گے میں ذمہ داری سے آپ کو عرض کر رہا ہوں۔ ہم علاقے کے دورے کرتے ہیں۔ میری ایک عادت ہے ہر سال میں، میں پورے علاقے کی 12 یونین کو نسلز کا دورہ کرتا ہوں۔ demand ہوتی ہے مجھے روڈ چاہئے مجھے ہسپتال چاہئے مجھے اسکول چاہئے مجھے فلاں چیز چاہئے۔ میں آپ کو مطلب ہے حلفاً کہہ رہا ہوں کہ آپ بھی جانتے ہیں میرا بھائی بھی ہے، میرا کزن بھی ہے، میرا سب کچھ سنبھالتا ہے ایوب خان۔ ایوب خان سے کل میں پوچھ رہا تھا کہ کیا؟ کہتا ہے جتنے بھی ہم نے دورے کئے دو تین سال میں کوئی ایک آدھ کوئی ادھر ادھر کوئی چیز missing ہے، نہیں تو ہم نے جوزبان دی ہے، جو لوگوں کی demand تھی وہ ساری جام حکومت نے پوری کر دی ہے۔ اس چیز کا ہم نے کبھی تصور ہی نہیں کیا تھا۔ رونا تھا جی پیسے نہیں ہیں مرکزیوں کرتا ہے فلاں ہے، کہاں سے آئے یہ پیسے؟ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ میرے حلقوں کی ایک اسکیم بھی پیسے کی وجہ سے نہیں رکی۔ آج الحمد للہ ہیلٹھ کی طرف جائیں تو میرا بن گیا DHQ upgrade ہو رہا ہے۔ ہسپتال کی طرف جائیں تو میں تمیں بیڈ کا ہسپتال اُسی کے ساتھ upgradation میں آ رہا ہے کا الجر کی طرف جائیں تو ڈگری کالج boys، ڈگری کالج grils، ڈگری کالج بیانیہ کالج کرنی میں BRC کی طرف جائیں تو BRC واٹر سپلائی کی طرف جائیں تو جن جن لوگوں نے demand کی تھی list ہماری ختم ہو گئی آگے میرے قائد نے کہا کہ کچھ اور ہے تو لے آؤ ہیلٹھ کی طرف آئیں BHU upgrade ہو رہے ہیں۔ نئے DHQ بن رہے ہیں اس سال کی میں بات کر رہا ہوں۔ ایجوکیشن کی طرف جائیں دو، دوسرا سکول نئے مڈل نئے پرانی اسکولز۔۔۔

(خاموشی۔ عصر کی اذان)

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب!

وزیر مکمل خوراک و بہبود آبادی: ہیلٹھ کی طرف جائیں، رکھنی میں 1122，DHQ hospital، کا الجر کی طرف جائیں کوئی جگہ خالی نہیں نئے اسکول کھل رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! ڈیموں کی طرف جائیں، بیس، بیس، ڈیم، ہم ایک ڈیم کے لیے وہاں بیٹھ کے پانچ سال ترستے رہے۔ ایک ڈیم ہمیں کسی نے نہیں دیا۔ آج بیس، بیس، ڈیم۔ روڈوں کی طرف جائیں میرے علاقے میں، میں ذمہ داری سے کہتا ہوں جیسے کل خٹک صاحب نے کہا کہ پاکستان میں کوئی غریب نہیں ہے، تو پتہ نہیں اس نے یہ بات کس حساب سے کی۔ میں ذمہ داری سے اسپیکر

صاحب! کہتا ہوں کہ میرا کوئی بارکھان کے حلقوں میں رابطہ سڑک نہیں ہے جو کپی نہ ہو چکی ہو، better نہ ہو چکی ہو، ابھی 20 سے 22 روڈز ہیں، صرف ابھی بنیں گے اس سال میں۔ sports provincial level پر complex footstall اور PSDP کوکھول کے جو صفحہ پلٹوناں، یہ نہیں ہے، صرف میرے ساتھ۔ میرے حساب سے PSDP کوچھوڑ کے federal PSDP کی جوas دفعہ اسکیمیں آئیں ہیں جناب اسپیکر صاحب! آپ نے خود دیکھا ہے کہ کس کی کاوشوں سے آئیں ہیں کسی کی محنت سے آئیں ہیں۔ کیونکہ یہاں سے ہی initiate ہو کر جاتی ہیں، پھر وہاں پر fight کی جاتی ہے۔ پھر وہ لے آتے ہیں، جو بھی لے آتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بلوچستان کا کوئی ایسا ضلع کوئی مجھے بتا دیں کہ پچھلے سال کا ترقیاتی کام یا اب کے ترقیاتی کام جواب PSDP آئی ہے نئی پوسٹوں میں آپ جائیں، 5 ہزار سے زیادہ پوسٹیں رکھی گئی ہیں۔ 29 ہے یا something یاد نہیں ہے، وہ بھی انشاء اللہ exact figures یاد نہیں ہے، اسی سال 17 ہزار پوسٹیں پچھلے دو سالوں میں fill ہو گئیں۔ اور تقریباً اس سے دو گنی اس دفعہ انشاء اللہ ہوں گی۔ تو وہ فرماتے ہیں کہ جی عوام دشمن بجٹ۔ کیا بلوچستان کے لوگوں کو رابطہ سڑکیں دینا عوام دشمنی ہے کیا پینے کا صاف پانی دینا عوام دشمنی ہے۔ کیا اُن کو تعلیم کے موقع دینا سہولیات فراہم کرنا۔ یہ تو میں نے مولیٰ موٹی یہ missing جو اس کی اسکولوں کی ہیں اُس میں آپ دیکھیں اچھا جس صفحہ کو پلٹیں billion of rupees اور ہیلتھ کو آپ دیکھیں missing provincial level جو billion of rupees پر رکھے ہیں۔ facilities میں آپ جائیں، social welfare میں میڈیکل پھر loan پھر billion of rupees کا، پھر health card چھوٹے ہوتے تھے کہ جی ایک figure جو ہے ناں ذہن میں سوچ لو، پھر آگے وہ سوال کرتا جاتا تھا کہ اس سے اتنے minus کرو، اتنے plus کرو، وہ پھر exact بتا دیتا تھا۔ تو ہم پریشان ہو جاتے تھے کہ یہ جادو جانتا ہے کہ میرے دل میں ایک بات ہے اور وہ بتا رہا ہے۔ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ یہ جو بجٹ بچھلے سال کا یا اب کا بجٹ بنائے، جو ہم نے سوچا اس نے کر دیا۔ اگر صحبت کی سہولیت دینا عوام دشمنی ہے تو ہم نے کی، اگر تعلیم کے موقع فراہم کرنا عوام دشمنی ہے تو ہم نے پہلے بھی کی پھر بھی کر لیئے۔ یہ عوام دشمنی ہم ضرور کریں گے رابطہ سڑکیں بھی بنائیں گے، واٹر سپلائی بھی بنائیں گے، health facilities دیں گے، education دیں گے، facilities بھی دیں گے، ڈیز بھی بنائیں گے، federal میں بھی لڑیں گے، پیسے بھی لے آئیں گے، federal کی اسکیمیں بھی لے آئیں گے۔ billion of rupees کی زیارت روڈ کو آپ لے لیں۔

سردار مسعود کے علاقے کے پھالانگ روڈ کو دیکھ لیں، کوہلوکی سڑکیں دیکھ لیں، بارکھان کے روڈز بن رہے ہیں۔ رکھنی، سبی بن رہا ہے۔ رکھنی اور نیکڑ اور ڈریڑ بگٹی جا رہا ہے، اربوں روپوں کے۔ تو اگر یہ عوام دشمنی ہے تو ہم کریں گے۔ میرا قائد بھی کرے گا، ہم بھی کریں گے۔ یہ تو عوام فیصلہ کریں گے کہ کون عوام دشمن تھا کون عوام دوست ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ کو اچھی طرح یاد ہے، شکر ہے کہ آپ بھی آرہے ہیں بار بار۔ ہم وہاں پر بیٹھے ہوتے تھے۔ ادھر جو so called قوم پرست ہیں ناں۔ چاہے وہ بلوچ سائیڈ سے ہیں، چاہے پشتون سائیڈ سے ہیں، ANP کو چھوڑ کے۔ آج ان کو جھاڑو لگ گیا۔ جھاڑو ہے۔ یہ جھاڑو کیوں ہے؟۔ یہ جھاڑو لگانے والا کون ہے؟۔ میں نہیں ہوں، فوج نہیں ہے، جام کمال نہیں ہے، ان کی اپنی عوام ہے انہوں نے جھاڑو لگا دیا اُن کو۔ اگر یہ عوام دوست ہوتے تو آج پتہ نہیں بدستی سے ایک، وہ ایک مکرانی گیا تو سینما میں کھڑا تھا۔ میں کسی کی دل آزاری نہیں کرتا ہوں۔ ایک قوم کے دو تین آدمی آئے سینما میں۔ ہم بھی جاتے تھے۔ تو وہ ربڑ کا اتنا وہ لیکر کھڑا ہوتا تھا، وہ مارتا تھا line میں کھڑے ہو جاتے تھے تکٹ کے لیے۔ تو اُس نے اُن کو مارا، وہ لیکر شکایت چلے گئے اپنے بڑے کے پاس ”کہ جی وہ جو ہے ناں مکرانی کھڑا ہے اُس نے ہمیں مارا ہے“۔ اُس نے کہا ”جاوہ سو آدمی جا کر اُس کو مارو“۔ سو آدمی بھیج دیئے۔ اب وہ مکرانی کھڑا تھا اُس نے کسی کو ملکہ، تو کسی کو ایسٹ تو کسی کو۔ تو وہ ایک شیر بنا۔ تو اُس نے کہا کہ وہ ایک کاٹولہ ہم سوا کیلئے اُس کی ایسٹ ہماری پٹھوں پر۔ وہ بڑی بھی چوڑی نظم بنی ہوئی ہے۔ اب وہ بدستی سے ایک کاٹولا ادھر نک گیا ہے، باقی وہ قوم پرستوں کو اللہ نے جھاڑو لگا دیا۔ یہ تو بڑھ گئے، تین، چار ہو گئے، ANP والے۔ باقی گئے۔ بھائی قوم پرستی تو یہ ہے کہ سب سے بڑے قوم پرست ہم ہیں۔ ہمیں پاکستانی ہونے پر فخر ہے ہمیں بلوچستانی ہونے پر فخر ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! اس کو conclude کریں۔

وزیر ملکہ خوراک و بہبود آبادی: سر! تھوڑا سا ظہور صاحب کا time بھی مجھے دے دیں۔ سر! کل کا دن بھی ہے تو ہم سے بڑا قوم پرست کوئی بھی نہیں ہے انشاء اللہ۔ آپ سے بڑا قوم پرست کوئی نہیں ہے۔ مری سے زیادہ قوم پرست کوئی نہیں ہے۔ یہ انہوں نے دکان کھوئی ہوئی ہے۔ اس دکان میں لوگوں کو بیچتے ہیں، لوگوں کے ضمیر بیچتے ہیں، لوگوں کی آواز بیچتے ہیں، لوگوں کی قویں بیچتے ہیں۔ ہم وہ چیز نہیں کرتے، ہم بلوچستانی ہیں، ہمیں اس چیز پر فخر ہے۔ یہ ملک ہے یہ سبز ہلائی پر چم ہے، ہم ہیں۔ تو جناب! آج اگر ان کی پالیسیاں۔ یہ زمرک خان گواہ ہے ہم کہتے تھے اسکیم۔ کہتے تھے no-prerogative، یہ تو جیم زیارت وال کا نام لے کر۔ یہ تو ٹریشوری بچز کا کہ ہم بنائیں آپ دیکھتے رہو۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے مہربانی یہ کہ چادر اور چار دیواری کی نقش کو پامال

کیا۔ اس پر case بنایا۔ اس کے بھائی داؤ دخان پر کیس بنائے۔ میرے گھر کی تلاشی لی۔ میری ماں کے وہ پرس تک، اور وہ اُس کے گزر گئے 87 پلس ہے۔ وہ فرنچ کھول کے فانی بھی لے گئے۔ باقی تو جوز بولے گئے، جو چیز لے گئے جو انہوں نے بے عزتیاں کرنی تھیں۔ ہاں یہ قوم پرستی ہے کہ ایک عزت دار کے گھر کی چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرو۔ شکر الحمد اللہ آج تک ہماری حکومت ہے یہ بھی ہم کر سکتے تھے۔ ہمارے پاس اختیارات ہر حکومت کے پاس ہوتے ہیں اور پھر چیف منستر بدعا ہوتا ہے، اگر وہ کسی کو کرنا چاہے۔ لیکن ہم فخر سے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ، انشاء اللہ ایک آدمی پورے بلوجستان کا نکل آئے کہ وہ کہے کہ میرے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جام حکومت نے۔ میں سلام کروں گا اُس کو۔ تو جناب اپیکر صاحب! یہ عوام دوست بجٹ، ابھی دو بجٹ انشاء اللہ باقی ہیں انکے لیے۔ پہلے تو جھاڑو لگا ان کو۔ اب انشاء اللہ وہ نہیں ہے جو قالین صاف کرتی ہے بھوپو type کا اُس کا وہ سب چیز کھینچ کر آواز دینا، کہ کچھ بھی نہیں بچتا ہے نا۔ ویکیوم کلیز انشاء اللہ اگلے دو بجٹ جو آئیں گے ناں ان کے لیے یہ so called قوم پرست ناں ان کے لیے ویکیوم کلیز ہوگا۔ وہ اُدھر سے بچا کچھا ہے ناں ان کا اٹھ کے یہ ہمارے ڈبے میں آجائے گا۔ یہ بے فکر ہیں۔ ہم یہ جو ترقیاتی حوالے سے، تعلیم کے حوالے سے، اخلاقیات کے حوالے سے، عزت دار کو، ہم عزت والے لوگ ہیں۔ ہم عزت دار کی عزت سمجھتے ہیں۔ احترام دینا جانتے ہیں۔ عزت کرنا جانتے ہیں۔ انشاء اللہ اسی راہ پر ہم چلتے رہیں گے میرا قائد چلتا رہے گا۔ آخر میں جناب اپیکر صاحب میں، جام صاحب، مجھے پتہ ہے نا کہ 24،24 گھنٹے جاگ کر کیا اُس نے اس بجٹ کو بنانے میں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا recommend کروں گا، finance minister میں ہے کہ اس اسمبلی کے لوگوں کو جو honorarium دیا جاتا ہے بجٹ کا جو روایت ہے CM P&D، finance minister میں ہے اس دفعہ قائد ایوان تو نہیں announce کرے گا، اُس کی خدمات دیکھ کے میں finance minister سے گزارش کروں گا کہ جو چیف منستر کی تنخواہ ہے اُس کے برابر ایک honorarium چیف منستر کے لیے ہونا چاہیے کہ اُس نے دن رات محنت کی اس بجٹ کو بنانے میں۔ اس کے ساتھ ساتھ میرا finance minister بیٹھا ہے ان کے سیکرٹری، ان کا پورا اسٹاف، کتنی محنت کرتے رہے، میں خود گیا۔ یہ ایسی ایسی روایات ہیں جناب اپیکر صاحب انہوں نے نہیں قائم کیے ہیں نا کہ کبھی ہم نے ایمناً ہم نے سوچا ہی نہیں تھا۔ کبھی ہم کو نہیں بلا یا گیا کہ جی جو shedule of new expenditure ہے یا یہ ہے آپ جا کے اُس کے minister finance سے اور اُس کے سیکریٹری سے۔ ہم نے حرام ہے آج تک جس جگہ پر یہ بیٹھا تھا آج تک پہلی دفعہ ہم نے اُس کو دیکھا۔ ہمیں بھیجا گیا اُدھر۔

کہیں پر کوئی آگے پیچھے غلطی تھی وہ ہر آدمی، ہر MPA کے لیے ہمارے قائد نے کہا۔ پھر P&D کی محنت۔
جناب اپسیکر: سردار صاحب! conclude کریں بجٹ کا ہو گیا! جی!

وزیر مختار خوراک و بہبود آبادی: ختم کر رہا ہوں، P&D میں ایک دکان کھلی ہوتی تھی پیسہ دے، پیسہ پھینک تماشہ دیکھ۔ ہم نے خود خریدے۔ میرے ڈیروں نے خریدے۔ آج comma اور full-stop کہیں پر نہیں ہوا ایک آدھ ہوا ہے وہ ہم نے نشاندہی کر دی ہے۔ تو ان کی محنت، CM سکریٹریٹ، P&D، فناں، میرے مفسٹر، میرا چیف منٹری، میرے سکریٹری صاحبان، لعل جان خصوصاً اُس کی محنت، پسندخان، ACS میرے حافظ صاحب میں سب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ میں اُن کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اتنا خوبصورت بجٹ بنایا۔ میری طرف سے آپ کو اور پورے ایوان کو یہ عوام دوست بجٹ مبارک ہو۔ thank you۔

جناب اپسیکر: سردار صاحب! بڑی مہربانی آپ نے بجٹ پر بحث کیا۔ اور یہ بجٹ میں جو چیزیں ہیں وہ سامنے لائے ہیں۔ کیونکہ فردو احد کوئی نہیں ہوتا ہے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ وہ جو چیزیں ہیں وہ بہتر کر سکتا ہے آپ نے جو اسمبلی کو بہتر کرنے کے لیے جو تجویز دی ہیں بہت اچھی ہیں چیزیں بہتر ہو چیزوں کو اسمبلی کے لقدس کو برقرار رکھنا اُس کے جو 1 کروڑ 22 لاکھ لوگوں کے جمنامہ ندے ہیں اور اس House کے جو سپاہی ہیں آپ لوگ ہیں ہم ہیں ہم نے اس House کے لقدس کو برقرار رکھنا ہے اس کو بہتر کرنا ہے۔ جو واقعہ ہوا اُس کی نہ مدت کم ہے جتنی ہم نے اُس پر باقی کیں وہ میرے خیال ہے کم ہیں نہ مدت تو چھوٹی چیز ہے۔ بہر حال ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے جو آپ نے تجویز دیں، واقعی اسی طرح ہمیں کرنا چاہئے تھا کہ پہلے ہم meeting بلاتے۔ لیکن ایسا تھا کہ کچھ بجٹ بنانے میں لگے ہوئے تھے کیونکہ آگے انہوں نے بجٹ پیش کرنا تھا۔ ہماری گورنمنٹ نے بجٹ پیش کرنا تھا۔ اپوزیشن روڈوں پر تھی۔ تو ہونا چاہئے تھا کہ ہم اس پر بلا تے دونوں کو لیکن جب واقعہ ہوا ہم نے کہا آئندہ یہ جگہ ہسائی ہمارے اوپر ہو رہی ہے پوری دنیا میں یہ نہ ہو۔ اس لئے تمام پارلیمانی لیڈروں کو ہم نے letter لکھا۔ اگلے دن اتوار کو ہم نے office کھولا اور meeting کے لیے بلا یا، PTI کے آئے تھے یار محمد رند صاحب باقی کوئی گورنمنٹ والے میرے خیال میں مجھے خبر ملی کہ وہ آرہے تھے۔ لیکن اپوزیشن والے نہیں آئے تو گورنمنٹ والے یہاں پر آکے کیا کرتے۔ جو نہیں آئے میں اُن کو نہیں کہتا ہوں کہ آئیں یا نہیں آئیں۔ لیکن یہ ہے کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اپوزیشن والے گورنمنٹ باقی اپنی تحفظات اپنی جگہ پر، اسمبلی کو بہتر چلانے میں جو ہمیں SOPs آگے follow کرنے ہیں چیزوں کو بہتر کرنا ہے یہ جو ہماری اسمبلی کا ایک نام ہوتا تھا ایک مقام ہوتا تھا کہ یہاں پر لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھتے

ہیں۔ یہاں اپوزیشن اور گورنمنٹ والی کہانی نہیں ہے۔ جو تحریکات ہوتے ہیں Floor میں وہ بیان کرتے ہیں تو بالکل آپ کی تجاویز صحیح ہیں چیزوں کو بہتر کرنا چاہیے جہاں پر کمی ہے اُسے دور کرنا چاہیے۔ ضرورتی ہوتی ہے ہم انسان ہیں فرشتے تو نہیں ہیں چھوٹی چھوٹی کمی ضرورت ہوتی ہے باہر حال ہم کوشش کرتے ہیں آگے، ہم ابھی بھی اپوزیشن کو کہتے ہیں وہ آئین اسمبلی میں اپوزیشن ہی رونق ہے اسمبلی کے اور وہ یہاں پر اپنی تجاویز دیں جہاں پر کمی بیشی ہے جیسے سردار صاحب نے کہا کہ ایک دو کمی بیشی ہے تو ہم نے اُس کو سامنے رکھا ہے وہاں پر Chief Minister کے سامنے، اسی طرح کی چیزیں ہیں، ضرورتی نہیں ہے کہ ایک چیز ہے قرآن شریف تو نہیں ہے PSDP میں بھی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اُنکی نشاندہی کرنا اپوزیشن کا کام ہے آپ لوگوں کا کام ہے۔ باہر حال بہت چیزیں ہیں اور میں شکر گزار ہوں سردار صاحب کا اُس نے بجٹ پر جس طرح بجٹ کی اور رائے دی اسمبلی کو بہتر کرنے کیلئے میں اُس کا ممکنہ ہوں۔

وزیرِ محکمہ خوراک و بہبود آبادی: ایک لفظ۔ سرا وہ دوساروں سے ہم ایئر ایمبویلینس رکھ رہے تھے، اب عثمان لالا کا واقعہ ہوا، موت اور زندگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، ممکن ہے کہ برقت ہم اُس کو shift کرتے تو وہ بچ جاتا یہاں پر تو میری گزارش ہے Finance Minister سے کہ ایئر ایمبویلینس کی گنجائش رکھیں یا اتنا دور دراز صوبہ ہے، رقبے کے لحاظ سے کہ عام دس گھنٹے، پندرہ گھنٹے دوسری ایمبویلینس میں لگ جاتے ہیں اور راستے میں ہی death ہو جاتی ہے تو اس کیلئے ہوڑی سی نظر ثانی کریں میری قائد ایوان سے بھی گزارش ہے اور Finance Minister سے بھی۔

جناب اسپیکر: جی قائد ایوان صاحب نہیں ہیں ظہور صاحب! آپ پھر اس کو note کریں قائد ایوان صاحب کو بتا دیں۔ جی زمرک خان صاحب۔

آنچینہ زمرک خان اچکزی (وزیرِ محکمہ زراعت و کاؤپریویز سوسائٹی): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! اسپیکر صاحب! بجٹ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ یہ کوئی نئی تقریر نہیں ہوتی ہے۔ جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تقریباً جب سے یہ ہماری یہ گورنمنٹ شروع ہوتی ہے، تو ایک بجٹ آپ کے دو میں پیش ہوا جب آپ Chief Minister تھے اُس میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے لیکن یہ ہماری گورنمنٹ کا تیرا بجٹ ہے۔ پچھلے سال بھی ہم نے کھل کر اس پر بات کی تقریریں کی اُس سے پہلے سال بھی کی وہی چیزیں ہیں کچھ بہتری آتی ہے تو اُس پر بات کرتے ہیں اور ہم نے عوام کیلئے کیا دیا گورنمنٹ نے عوام پر جو investment کر رہی ہے یہ ترقیاتی بجٹ ہو یا غیر ترقیاتی بجٹ ہو جو اس میں تنخوا ہیں ہیں جس میں

ہے جس میں ایسے کام ہیں جو emergency maintenance کیلئے یا اس cabinet کو چاہیے تو وہ ہوتا ہے۔ لیکن ترقیاتی بجٹ جب ہوتا ہے تو اس میں زیادہ تر ہم عوام کو دیکھتے ہیں گورنمنٹ اور یہ جو ٹریشری پخز ہوتی ہے یہ سوچھتی ہے کہ ہم کیا دے سکتے ہیں اپنی عوام کیلئے اُس میں بہتری لانے کیلئے ترقیاتی بجٹ پیش کرتے ہیں اس پر میں شروع کرنے سے پہلے اتنا کہہ دوں کہ میں وزیر اعلیٰ اور ان کی پوری team کو اگر مبارکباد نہ دوں تو یہ نا انصافی ہو گی۔ وزیر اعلیٰ صاحب! سے میں اس طرح شروع کروں گا کیوں کہ ہم cabinet کے members ہیں۔ ہمیشہ ان کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں منسٹر ز ہیں اُنکے team کا ایک حصہ ہیں۔ یہ بجٹ جب پیش ہو رہا تھا۔ جس میں ہمارے فناں منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ظہور صاحب۔ اور ان کی پوری ٹیم۔ اور P&D جو چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہے اور ہمارے جتنے صاحب۔ پورے ہر ڈیپارٹمنٹ کے progress meetings ان کے نئے اسکیمات کے حوالے سے۔ ان کی نئی تجاویز جہاں علاقوں سے آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُس پر یہ کام کرتے تھے daily روزانہ کی بنیاد پر دو یا تین meetings ان کی ہوتی تھیں۔ حقیقت میں یہ بہت کم پہلے ہوا تھا یہ نہیں کہ نہیں ہوتا ہے ہر چیف منسٹر کو کوشش کرتا ہے کہ اپنی cabinet کو بہترین سے بہترین بجٹ دے دیں کیونکہ میں آپ کو ایک چیز بتا دوں۔ کہ جب گورنمنٹ بنتی ہے پارلیمنٹ بنتی ہے اُس میں جب ممبر بیٹھتے ہیں تو پالیسی ساز اسمبلی ہوتی ہیں، ہم قانون سازی کرتے ہیں، ہم عوام کے لیے اچھے اصلاحات بناتے ہیں اچھے اصلاحات دیتے ہیں اچھی سی زندگی ان کے بنانے کے لیے ہماری کوشش یہی ہوتی ہیں کہ پارلیمنٹ سے ہم شروع کر لیں۔ لیکن اس میں اہم جزو جو ہیں وہ بجٹ ہوتا ہے جو سالانہ بجٹ پیش ہوتا ہے وہ عوام نظریں ان پر ہوتی کہ جی گورنمنٹ نے کیا ہمارے لیے پورے سال کے لیے ہمیں کیا دیا۔ تعلیم میں کیا دیا یہی تھے میں کیا دیا یہی پلچر میں کیا دیا ای یہی لیکشن، پی ایچ ای اور دوسرا جو ہمارے اہم ڈیپارٹمنٹ ہیں تو ان کی ہے لوکل گورنمنٹ ہے پوری صوبے کی نظریں اُس پر ہوتی ہیں تو یہ بہت اہم ہوتا ہے کہ اس پر جناب اسپیکر صاحب! کہ اس کو ہم کس طرح بناتے ہیں اور اس کا جو main اسمبلی میں بیٹھنے اور بیٹھے ہوئے اپوزیشن کی کردار ہوتی ہے پھر اپوزیشن کیا کردار ادا کرتی ہے اپوزیشن کا کردار یہ

ہوتا ہے کہ وہ تنقید بھی کرتے ہیں وہ ہماری اس پالیسیوں کو ہم جو قانون سازی کرتے ہیں یا جو ہم بجٹ بناتے ہیں اُسکو وہ نشاندہی کرتے ہیں کہ جی فلانی جگہ پر یہ غلطیاں ہیں ہم اس کو نہیں مانتے ہیں آپ اس طرح بناؤ پھر ہم مانتے ہیں پھر گورنمنٹ بیٹھتی ہے اپنی ان چیزوں پر سوچھتی ہے کہ جی ہم کتنی بہتری اس میں لاسکتے ہیں۔ کیونکہ آج ہم بیٹھے ہوئے ہیں اپوزیشن ہے ہی نہیں۔ تو ہم بھی کوئی وہ مزے کی طرح اُس چیز کا مزہ نہیں آ رہا ہے کہ ان کے نہ ہونے سے ہمیں بہت سی چیزوں پر کیونکہ ہم جو چیز بناتے ہیں وہ ہم صحیح کہتے ہیں کوئی بھی چیز صحیح نہیں ہوتی ہے اُس میں خامیاں نکلتی ہیں اور خامیاں وہی لوگ نکلتے ہیں جو وہاں ان سیٹوں پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہم پھر بھی ان کو کہتے ہیں کہ آ جائیں اس بجٹ پر 2 دن اگر بتایا ہیں اُس پر اپنی تجاویز دے دیں جس طرح آپ نے کہا جناب اسٹیکر صاحب! کہ نعوذ باللہ یہ قرآن شریف کا کوئی لفظ تو نہیں ہے کہ ہم نہیں بدلتے ہیں ہم اس بجٹ میں تبدیلی بھی لاسکتے ہیں ہمارے فناس منستر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اگر ہم ابھی ٹریشری بخزر کی طرف سے اُن کو تجاویز دیتے ہیں تو اُن کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اُس کو نوٹ کر کے جتنا قانون اُس کو گنجائش دیتی ہے، اُس قانون کے مطابق وہ اُس میں cabinet میں لانے کے پابند ہوتے ہیں اور cabinet کے بعد وہ اسمبلی میں لانے کے پابند ہوتے ہیں یہ ہمارے اکابرین نے ہمیں دیکھایا کیونکہ اس پارلیمنٹ کے لیے ہم نے قربانیاں دی ہیں ہماری ایک یہاں پر جو تربیت ہوئی ہے ایک ورکرز کی حیثیت سے ہم جس پارٹی سے یا یہاں پر جتنے بھی ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں ہماری بھی بھی ہوئی ہیں یہ ایک process سے نکل کر یہاں تک پہنچی ہوئی ہیں اور جو بڑا کرتا ہے چھوٹا وہی سیکھتا ہے آج انہوں نے جو کردار ادا کیا شاید آنے والے وقت میں یہ کہیں کہ یہ تو بہت اچھا کردار ہمارے جو نئے پارلیمنٹری یونیورسٹیں گے کہ جی فلاناں دور میں تو یہ ہوا تھا لیکن ہمارے اکابرین نے جو قربانیاں دی ہیں اس پارلیمنٹ کے لیے۔ اس آئین کے لیے 73ء سے جو آئین بناءے آج تک۔ غیر منتخب حکومتیں بہت سی آئی ہیں جنہوں نے پاماں کیا ہے آئین کو۔ جنہوں نے پارلیمنٹ پر حملے کیے۔ آج تک اُن کے بھی cases چلتے رہے کوئی بھی اُن سے نہیں بچا ہے یہ سوچ لو کہ کتنے پاکستانی عوام نے اُن کو اچھا کہا ہے جس نے پارلیمنٹ پر داوا بولا ہے کوئی بھی اُن کو تسلیم نہیں کرتا ہے وہ کہتا ہے اس نے پارلیمنٹ کی جو ہیں دھجیاں اڑائی ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی اتنا بڑا جمہوریت پسند یا ترقی پسند نہیں ہوں لیکن میرے بڑوں نے جو میری تربیت کی ہے ایک جمہوری انداز میں ایک نیشنلٹ کی حیثیت سے تو میں پاکستان میں بلوچستان میں رہنے والی ہر قوم پرست ہر نیشنلٹ ہر ترقی پسند کا مجھے خیال رکھنا چاہیے اور اس پارلیمنٹ کی تقدیس کو پاماں نہیں کرنا چاہیے تو آج جو بجٹ بناتا ہے یہ بجٹ کو ہضم کرنے کے لیے شاید کچھ لوگوں کو ہضم نہیں ہو رہا ہے اس لیے

کہ بہترین بجٹ بنایا ہماری ٹیم نے وزیر اعلیٰ صاحب کی قیادت میں جو یہ ہم نے بنایا میں حقیقت کہتا ہوں جس طرح کہ سردار صاحب نے کہا حلفیہ کہتا ہوں کہ اس پر میں نہیں کرتا ہوں کہ میں کسی کو خوش کرنے کے لیے یا کسی کو وہ کرنے کے لیے کہ بھائی یہ میں نے آپ کی تعریف کی تعریف نہیں کرتا ہوں کیونکہ میں اس ٹیم کا حصہ ہوں مجھے اس پر بات کرنی چاہیے آج میں کھلم کھلا کہتا ہوں کہ آئیں اس پر تجاویز دیں۔ آئیں اس میں وہ خرابیاں نکالو کہ جی اس بجٹ میں کون سی خرابی ہے۔ کہاں پر کمی بیشی ہے ہم بیٹھتے ہیں یہ cabinet پہلے بیٹھتی ہے ہمارے یہاں پر جو جتنے ساتھی ہیں ہمارے سینئر ہیں ہمارے نئے ہیں ہمارے پرانے ہیں سب کو بیٹھا کر اس پر سوچھیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں میں گارنٹی دیتا ہوں ایک ادنیٰ کارکن اور ایک ادنیٰ ورکر کی حیثیت سے کہ اس پارلیمنٹ کو ہم نے سنبھالا ہے یہ بلوچستان کی نگ و ناموس ہے اس کو اگر ہم خراب کریں گے تو ہمیں کوئی معاف نہیں کرے گا ہمارا آنے والا مستقبل۔ وہ سوال اٹھائیں گے کہ یہ آپ لوگوں کا رویہ تھا اس طریقے سے آپ لوگ پارلیمنٹ چلاتے ہو یہ جمہوریت ہے یہ آئیں اور پارلیمنٹ کی بالاتی ہے اس طریقے سے آپ لوگ چاہتے ہو یہ نامناسب رویہ ہے پھر بھی میں کہتا ہوں کہ اپوزیشن آئے اس بجٹ پر ہمارا ساتھ دیدیں اور ان کی تجاویز انشاء اللہ میں جام صاحب سے کہوں گا میں فناں منسٹر صاحب کو کہوں گا میں جتنے بھی ہمارے پی اینڈ ڈی یا فناں ہے ان کو کہوں گا کہ اس پر ان کی بات سن کر آگے چلنے کی کوشش کریں گے جناب اسپیکر صاحب! بجٹ جو ہمارا پیش ہوا ہمیشہ اس میں خسارہ ہوتا ہے اور پھر جو ہے ہمارے فناں اور پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بیٹھتی ہیں اس خسارے کو دور کرنے کے لیے سوچھتی ہیں کہ ہم کس non-development میں اور کس مد میں اس کو پورا کریں یا فیڈرل ملتی ہیں یا ہمارے جو فنڈز ملتے ہیں اس کو اس سے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیشہ non-development funds 100% development funds یا 100% development funds کبھی بھی خرچ نہیں ہوتا ہے وہ خسارہ وہاں سے پورا ہوتا ہے جس طرح ہمارے تقریباً 580 billion کا جو بجٹ پیش ہوا جس میں 180 billion کا ہمارا ڈیلوپمنٹ بجٹ ہے تو یہ بھی دفعہ اتنا زیادہ بجٹ ہمارا پیش ہوا کیونکہ ہماری تنخوا کیں اور پر جاری ہیں، ہم نو کریاں دے رہے ہیں، ہم روزگار دے رہے ہیں۔ یہ ہمارے ذمہ داری ہے کہ ہم یہاں پر اُن بیروزگاروں کو نو کریاں دیں، جو ایک خاندان ایک آدمی کو نو کری ملے گی۔ تو ایک خاندان کی اس سے کفالت ہو گی اس سے بجٹ اور پر جارہا ہے اور ہمارے روپیہوں کا سائل وسائل جو ہم بات کرتے تھے اس کو تو چھوڑ دیا ہمارے وسائل اتنے نہیں ہیں کہ ہم ان سے ان کو پورا کریں ہمارا روپیہوں کا سائل وسائل جو ہم بات کرتے تھے اس کو ہمیں billions something میرے خیال سے جو ہمیں آتے ہیں کچھ ہمارے اپنے ہیں جو ہم نے

اس پر کیے ہوئے ہیں اس میں ہم پھر دیکھتے ہیں کہ ہم اس سیکٹرز کو جواہم سیکٹرز ہیں جس طرح ہمارا ہمیلتھ ہے ابجوکیشن ہے اس میں ہمارے جو ہے ہمارا ایگر کپھر ہے ایریگیشن ہے پی ایچ ای ہے سپورٹس ہے ہمارے مختلف جوڈی پارٹمنٹس ہیں تو انہی ہے اس کو ہم پھر کس طرح ان لوگوں کو manage کر سکیں کہ ہم اپنی عوام کو بہتر سے بہتر ڈیولپمنٹ اور ان پر جو ہم investment کر رہے ہیں ان کو صحیح طریقے سے وہاں تک پہنچائیں اس میں ہمارے جو ہیں ابھی آپ کو کہہ دوں جس طرح ہمارا ہمیلتھ کارڈ بنا اس سے کتنے خاندانوں کو 18 لاکھ 19 لاکھ خاندانوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے اور وہ ہمیلتھ کارڈ ایک آدمی کے لیے نہیں وہ پورے خاندان کے لیے بتاتا ہے میں اگر سربراہ ہوں تو میں کر سکتا ہوں کہ میں اپنے بچے کا اس سے علاج کروادوں اور اس کے لیے تقریباً کوئی billion 6 روپے رکھے گئے ہیں کس گورنمنٹ نے یہ چیز رکھی تھی کس طریقے سے کسی نے اس کو دیا نہیں - یہاں پر ہائلز بن رہے ہیں یہاں پر ہمارا ایک dental hospital بن رہا ہے تقریباً 1.4 billion 1 کی لگت سے وہ بن رہا ہے اور یہ hospital dental ابھی تک کوئی ایسا جو register recognized کوئی نہیں تھا اسی طرح اسکول بن رہے ہیں ہماری آپ گریدیشن ہو رہی ہیں کوئی تقریباً 0 10 نے مل اسکول اپ گرید بھی ہو رہے ہیں، بن بھی رہے ہیں کوئی 6000-7000 نوکریاں اس میں مل رہی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! میں اتنا آپ کو بتا دوں کہ ہمارا یہ جو ہمیلتھ اور ابجوکیشن ہے، اس کو ہم کس طرح سنپھال سکتے ہیں کیونکہ تعلیم کے بغیر نہ کوئی ملک چلتا ہے نہ کوئی قوم ترقی کر سکتی ہے نہ کوئی علاقہ ترقی کر سکتا ہے پچھلی گورنمنٹ میں ہم بھی تھے بی آرسی کالج بناء بلوجستان ریزیڈنٹشل، گرلنڈ کا لجز بننے پولیٹیکن کا لجز بننے یہ وہ پروجیکٹس ہیں جو ہماری قوم کو ترقی اور شعور دے سکتا ہے میں پوچھتا ہوں پچھلی گورنمنٹ میں کتنے بنے ہیں۔ وہ پچھلی گورنمنٹ میں آپ تھے اس سے پچھلی وہ ہمارے جو 2008ء کی گورنمنٹ نے ہم نے یونیورسٹیاں بنائی تھی وہ اپنے کھاتے میں ڈال دیا کہ جی ہم نے یہاں پر یونیورسٹی دی یہاں پر میڈیکل کالج دیا یہاں پر میڈیکل یونیورسٹی دی کیونکہ یہاں پر فلاں کیڈٹ کالج دیا۔ یہ سارے ہمارے وہی تھے کیونکہ یہ چلتے ہیں کوئی تین چار سال کا منصوبہ ہوتا ہے جس طرح آج ہم نے کالج یونیورسٹی کو شروع کیا تو شاید اگلی آنے والی گورنمنٹ میں اس کو complete کرنے کے لیے وہی ٹائم اس میں مل جائے لیکن کل وہی گورنمنٹ اپنی تختی لگائے گی کہ جی میں نے یہ کام کیا۔ تو یہ اس طرح کے لوکل گورنمنٹ کو جو پچھلی سطح پر ہمارے کو نہیں۔ جو پچھلے سرے سے اس پر کام ہو رہا ہے آپ کو نسلر کو دیں گے۔ وہ نالی بنائیں گے، وہ اچھے سے گاؤں کی کوئی اسٹریٹ لائیٹس بنائیں گے کوئی ٹائلز رگا کمیں گے کوئی ٹرانسفارمر لگا کمیں گے billion 16 روپے اس کے لیے

گئے اور ترقیاتی مدد میں انہوں نے جو تقریباً کوئی billion 10 رکھے ہیں۔ میں آپ کو اتنا مختصر بتا دوں کہ ہمارے جو روڑز ہیں ہمارا یہ جو ابھی دورانیہ۔ یہ خونی روڑ جس کو ہم کہتے ہیں کراچی تک جاتا ہے۔ 81 billion روپے اس کوڈبل کرنے کے لیے رکھے گئے ہیں یہ بہت بڑا کام ہے ہم انسان کی زندگی کو بچاسکتے ہیں یہاں پر ہمارے طریقہ کا کوئی وہ نظام ایسا نہیں ہے کہ اس میں کوئی پابندی کریں۔ این ایجے اے کو کوئی مان نہیں رہا ہے۔ تو اسی طرح دور و یہ جب بنے گا تو کم از کم one side اور دوسرے سائیڈ سے آئیں گے تو کچھ ہماری بچت ہو گی اور ہم جلدی بھی پہنچ سکتے ہیں کمیونلیشن اہم جز ہیں انسان کی زندگی میں کہ یہاں کہیں سے آنا اور کہیں سے جانا اور اس کو پہنچنا 49 ڈیمز بن رہے ہیں ایگلیشن میں پانی کی سطح کہاں تک پہنچا ہے ابھی ہمارے گاؤں میں ہمارے پینے کا پانی بھی ختم ہو گیا ہے جناب اسٹریکٹر صاحب! چھوٹی سی تائماً چاہیے صرف پانچ منٹ کے لیے میں اگر اگر یکلچر کے حوالے سے کیونکہ میں as a agriculture minister پروجیکٹس میں جو اس سال کے پی ایس ڈی پی میں ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں ہمارے دو تین کچھ کینال، میرانی ڈیمز، سکبرنی ڈیمز جس کی area command کو ہم نے آباد کرنا ہے کچھ کینال جو بہترین۔ یہ ہمارے نوازنا دھ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کی اپنی زمین بھی اس کے under آتی ہیں ہمارا فیس 2 اگر واپڈا اس کو بنالیں تو میرا خیال سے اس میں لاکھوں ایکڑ آ رہے ہیں ابھی گزشتہ سالوں 71 ہزار رقبہ واٹر کورس جو ہمارا کام ہے area command میں واٹر کورس بنانا وہاں پر تالاب بنانا ان کو پہنچانا 71 ہزار ایکڑ رقبے کو جو ہیں ہم نے یہاں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ جس سے 40 ہزار ایکڑ زمین زیر کاشت آیا۔ اور اگر واپڈا اس پر کام کریں دو سال سے میں کہہ رہا ہوں کہ پرائم منستر سے ہم وہ وعدہ کرتے ہیں لیکن اس وقت وہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ اور یہ بہت بڑا ہمارا ایک زرعی انقلاب آیا گا اس سے۔ کم از کم یہ جو ہمارا نصیر آباد ڈویژن ہے یا ڈیرہ بگٹی ہے اس علاقوں میں۔ میرانی ڈیم میں اسی طرح 33 ہزار ایکڑ کو ہم آباد کر رہے ہیں اسی طرح۔ اور ایک میں آپ کو ایک چیز بتاؤں نیشنل پروگرام کے تحت۔ کم از کم 4 ہزار اسکیمات ہم نے دی جس میں تالاب، نالیاں اور پائپ ہیں جو ہم پانی کی بچت کر سکتے ہیں اصل مسئلہ ہمارے لیے ابھی پانی کا ہے پانی کو کس طرح بڑھانا چاہیے پانی کو کس بچت کرنی چاہیے ایک تالاٹ کچا ہے اس میں آپ پانی ڈالتے ہوں آدھا پانی زمین پی جاتا ہے۔ آپ جب اس تالاب سے وہی پانی چھوڑتے ہیں ہمارے تین چار فرلانگ پر اگر کوئی باغ ہو وہ وہاں پر پہنچنے میں کچھ جو نالی ہیں وہ پی جاتا ہے ابھی نالی پکی بنای کر دے رہے ہیں جہاں پر نالی نہیں بن سکتے ہیں پائپ لائن دے سکتے ہیں۔ نیشنل پروگرام ہے جو فیڈرل سے شروع ہوا ہے ہمیں اب وہ حوصلہ رہا ہے اس دفعہ اس پر انشاء اللہ ہم

نے زیادہ ڈیمانڈ کیا ہے بلوچستان کے زمینداروں کو اس کا فائدہ پہنچا میں farming جو غیر سیزن میں۔ جس کا سیزن نہیں ہوتا ہے جس فروٹ کا۔ جس بذری کا اس tunnel میں آپ اسی وقت میں وہ چیز دے سکتے ہیں، ہم نے تقریباً کوئی 90% سب سیڈی 10% زمیندار سے لیتے ہیں اور 90% گورنمنٹ ادا کر کے tunnel بنا رہے ہیں اور انشاء اللہ اس سال بھی ہم نے تقریباً سینکڑوں رکھے ہوئے ہیں اور وہ بھی زمینداروں تک۔ زیتون میں اس دفعہ ہم نے تقریباً ایک لاکھ پودوں کا پچھلے دفعہ ہم نے 86 ہزار پودے دیئے تھے اس دفعہ ہم ایک لاکھ پودے باہر سے لارہے ہیں اور وہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس میں سرفائدہ یہ ہے کہ اس میں 5% سے 10% ایک پودے کی قیمت اگر 800 روپے ہے تو 5%، 10% ہم ان سے لیتے ہیں اور انکا لئے ہیں سرزی یعنی وہ فائدہ مندرجہ ذیل ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ ہمارا سب اگر ایک ایکٹر پار ایک ایکٹر پاس کا میسوائ حصہ پانی بھی نہیں میں کہتا ہوں پچاسواں حصہ پانی سے ایک دفعہ وہ پانی مانگ رہا ہے اور اس کے آمدن دیکھ لو۔ سب سے زیادہ جب ہم اس آنکل کو جب olive oil کو جب ہم استعمال کرتے ہیں وہ سب سے بہترین آنکل ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ فیڈرل فیڈرل نے ہمیں بہت سے پراجیکٹس اس پر دیئے لیکن زیتون پر ہم کوشش کریں کہ ہم نے اس کی ڈیمانڈ کو بڑھانے کے لیے زمینداروں تک پہنچانے کے لیے زیتون پر ہم تقریباً روزانہ کی بیاند پر ہم کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کو ایک چیز بتاؤ۔ کوئی اسٹور تج آج تک کسی گورنمنٹ نے نہیں رکھا ہے، ہم نے تقریباً 1500 million کے لاغت سے ہم نے قلات میں والبندین، چاغی میں قلعہ عبداللہ، پشین، قلعہ سیف اللہ میں کوئی اسٹور تج رکھے ہیں جو زمینداروں کو کم از کم، یہی ایگر لیکچر پر ہم نے اتنا کام کیا۔ یہ پہلی دفعہ اس گورنمنٹ نے جام صاحب کی قیادت میں یہ جو زیادہ سے زیادہ کام کیا ہوا ہے۔ وہ میں کا جس کا میں سردار صاحب نے ایک چیز لکھ کر دیا شاید اس کا میں ذکر وہ میں پولیس اسٹیشن کوئی میں تاریخ میں پہلی دفعہ بن رہا ہے۔ ہاں عام اس کے لئے ہوگا۔ تو جناب اسپیکر صاحب بجٹ کا مختصر یا کچھ اگر میں نے ایگر لیکچر میں تھوڑا سا مائم لیا میں تو کہتا ہوں یہ بہترین بجٹ ہم نے اس گورنمنٹ نے بنائی اس عوام کے لئے۔ اور اس میں میں آخر میں اپنے چیف منسٹر جام کمال صاحب کو اُن کی کاوشوں سے جوان ہوں نے اس پر بڑی محنت کی ان کو مبارکباد دیتا ہوں ان کے ساتھ زاہد سلیم صاحب وہ ہمارے عادل گھٹی صاحب جوان کی ٹیم ہے وہاں پر بیٹھی ہوئی ہے اُن کو اور ساتھ ہی میں ظہور بلیدی صاحب وہاں پر پسند خان بلیدی صاحب کو وہاں پر عمل جان صاحب کو اور باسط صاحب کو ان کی پوری ٹیم کو اگر چیف سیکرٹری صاحب کو اور اپنے طرف سب کو ان کو مبارکباد اور اپنے پہلے سب سے زیادہ حقدار ہمارے جام صاحب اور ان کی کیبینٹ کو

جو بھی بیٹھے ہوئے ہیں سارے ان کو مبارکباد دیتا ہوں یہ بہترین اور خوبصورت بجٹ اور بلوچستان کے عوام کو ایک جوا چھا تھمدیا اُس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، thank you جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ زمرک خان صاحب! آپ نے بجٹ پر بحث کیا کیونکہ ہم نے کل بھی بحث کرنا ہے۔ بہت سارے میرے خیال میں کچھ ہم اپنے ممبران کو آج میرے خیال میں ایک لیڈریز کو دیتے ہیں، پھر مٹھا خان کو دیتے ہیں۔ اگر خالق صاحب کل بات کرتے ہیں تو آج بات کریں کل پھر ہمارا پورا دن پڑا ہوا ہے میرے خیال میں speaker کل کوئی نہیں ہے ہاں ٹھیک ہے، جی ماہ جبین شیران صاحب، اب اس کے بعد مٹھا خان آپ کا۔ نہیں آج اس کے بعد ماہ جبین شیران کے بعد آپ، عبدالخالق صاحب میر خیال میں آج کریں کل میرے خیال بہتر ہے ٹھیک ہے۔

محترمہ ماہ جبین شیران: بسم اللہ الرحمن الرحيم، شکریہ جناب اسپیکر، جناب اسپیکر سب سے پہلے کل جو ہمارے Ex-Senator جناب عثمان کا کڑ صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پسمندگان کو صبر جمیل عطا کریں جناب اسپیکر! میں اپنی بات کی شروعات جو ہے 18 جون والے حوالے سے واقعہ سے کرو گی کیونکہ جناب اسپیکر! 18 جون کو جو اسمبلی میں جو واقعہ پیش آیا اُس کے اپوزیشن اور ان کے جو غنڈے جو لائے گئے تھے، ان کی طرف سے، ان کی میں پر زور مذمت کرتی ہوں جس طرح ہمارے مقدس اسمبلی میں قواعد و ضوابط اور روایات کو پا مال کیا گیا اس کی تاریخ میں کبھی مثال نہیں ملتی۔ اور ہمارے قائد محترم ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جامِ کمال خان اور باقی معزز ممبران کے ساتھ جو سلوک کیا گیا جو رویدہ رکھا گیا اس کی جتنی بھی نذمت کی جائے جناب اسپیکر میں سمجھتی ہوں وہ کم ہے۔ جناب اسپیکر! 18 جون کو ہم جب اسمبلی کے premises میں داخل ہوئے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے جگ کا ماحول ہو وہاں پر جو شور و غل تھا جو آوازیں آرہی تھیں اور جو language استعمال ہو رہی تھی use ہو رہی تھیں وہاں پر، وہ کسی بھی معزز سوسائٹی کی زبان نہیں ہو سکتی۔ اور جو ہم جب دوسرے صوبوں میں جاتے تھے، بحیثیت خواتین ممبران ہم ہمیشہ بات کرتے تھے کہ ہمارے صوبے میں روایات ہیں ہم قبائلی لوگ ہیں ہمارے روایات میں خواتین کی عزت ہوتی ہے۔ خواتین کی respect ہوتی ہے۔ اور جب ہم اپنی اسمبلی میں معزز اسمبلی میں داخل ہوتے ہیں تو ہم خواتین کو دیکھ کر مرد حضرات راستے تک چھوڑ دیتے ہیں، اتنی عزت ہوتی ہے۔ لیکن اُس دن جب یہ سب ٹوپی پر آ رہا تھا سب Live چل رہا تھا تو ہمیں اس بات کو شاید میں نے کہا یہ لوگ پھر ہمیں اس دن خواتین کو بھی دھکے پڑ رہے تھے اُس دن خواتین کو بھی غلط غلط باتیں سننی پڑیں۔ جو کوئی سوسائٹی جو معاشرہ جو معزز ہوتا ہے وہ مطلب وہاں پر

نہیں ہوتی ہیں۔ اچھا جناب اسپیکر یہ جو چیزیں ہو رہی تھیں کس لئے ہو رہی تھیں یہ آیا عوام کے مسائل پر کر رہے تھے یہ لوگ۔ یہ بلوچستان کے بھلی پربات کر رہے تھے۔ یہ جو ہے پانی پر کر رہے تھے یا جو کراچی کوئٹہ روڈ ہے جس کو خونی روڈ کہا جاتا ہے اس کے لئے کر رہے تھے؟ نہیں جناب اسپیکر یہ اپنے ذاتی فنڈز کے لئے کر رہے تھے۔ یہ اپنے اسکیمات کے لئے کر رہے تھے۔ کس نے کہا کہ اپوزیشن کے حقوق میں کام نہیں ہو رہا ہے؟ پورے کوئٹہ میں تو کوئی حکومت کا نمائندہ نہیں ہے۔ ابھی میں حلفاً کہتی ہوں کہ آج بھی کلی شابو جو میرے نزدیک ہے وہاں پر میں گزرتی ہوں آج بھی روڈ پر اور ان کے سیور ٹج لائن پر آج بھی کام ہو رہا ہے تو یہ کن کے حلقوں میں آتا ہے بھی اپوزیشن کے حلقوں ہوتے ہیں۔ تو کس نے کہا کہ ان میں نہیں ہوتا ہے کام۔ یہ اپنے ذات کے لئے کر رہے تھے اپنے ذاتی جو فنڈ ہوتے ہیں ان کے لئے کر رہے تھے۔ تو جناب اسپیکر اس کی میں پھر ایک دفعہ مدد کروں گی۔ اور آپ سے گزارش ہے کہ kindly آپ بحثیت اسپیکر آپ کو اس مسئلے کو ابھی ہینڈل کرنا ہے اس مسئلے کو دیکھنا ہے تاکہ آئینہ دہ اس طرح کی روایاتیں نہیں ہوں۔ یہ جو ابھی سیاست میں ایک چیزیں آگئی ہیں مار، لڑائی جھگڑا، غلط زبان use کرنا اپنے معزز ممبران کے خلاف یا سی ایم صاحب کے خلاف تاکہ اس طرح کی روایات، کیونکہ ہمارے نسلوں کی بچوں کی نظریں ہم پر ہیں۔ جب ہم ان کو اس طرح نظر آئیں گے تو کون پھر چاہے گا کہ اس اسمبلی کی جو ایک عزت ہے جو ایک respect ہے کہ وہاں پر بیٹھ کے لوگ ایک عزت کے ساتھ اس نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس طرح کی چیزیں میں گی تو کیا سبق جائیگا۔ جناب اسپیکر ہماری حکومت جمہوری حکومت ہے، ہم مذاکرات کے حامی ہیں اور ہم جو ہے اس طرح کے احتجاجات کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ذاتیات پر حملہ ہے۔ جناب اسپیکر! ابھی میں آتی ہوں بجٹ پر۔ جناب اسپیکر سٹیزن بجٹ 21-22 پیش کرنے پر میں اپنے قائد محترم جناب جام کمال عالیانی اور ان کی ٹیم فائلس منستر جناب ظہور احمد بلیدی صاحب اور ان کی ٹیم کو عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر! یہ جو بجٹ ہے اس میں تقریباً ہر سیکٹر cover ہو چکا ہے ہیلتھ، ہوا جو کیشن، ہو سپورٹس، ہو فرشیز، ہو سارے بڑے بڑے جو سیکٹر ز ہیں۔ لیکن یہاں پر میں ایک اور بات کی ذکر کروں گی کہ جام صاحب کی جوان کا vision ہے اور جوان کی سوچ ہے کہ پچھلے ادارے میں پچھلی حکومتوں میں جو جو سیکٹر، جو جو ڈیپارٹمنٹ neglect ہوتے آرہے تھے، اس بجٹ میں اور پچھلے جو بجٹوں میں، ان کو importance ہے۔ بحثیت پارلیمانی لیڈر و مدن ڈولپمنٹ کے لاء ڈیپارٹمنٹ میں کچھ چیزوں کا ذکر کروں گی۔ میں سمجھتی ہوں پہلی دفعہ بلوچستان کی خواتین کو empower کرنے میں جو جامع منصوبہ لیکے آرہے ہیں ہمارے جام صاحب میں سمجھتی ہوں اس میں

بلوچستان و ملک empowerment پر بنی ہیں یہ چیزیں ہیں۔ تو ہم صرف باتیں نہیں کرتے ہیں ہم بہت سارے چیزیں عملی کرچکے ہیں جو ابھی سردار صاحب نے Women Police Station کا بھی ذکر کیا۔ اس طرح اور بہت ساری میں سمجھتی ہوں بڑی بڑی چیزیں ان کا ذکر کرنا میں ضروری سمجھتی ہوں۔ یہاں پر ہمارے گورنمنٹ میں اور کیبنٹ میں Women Equality and Gender Policy پاس ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ Women Economic Endowment Fund بن رہے ہیں جو وومن بازار بن رہے ہیں۔ اور جو پہلی دفعہ Day Care Centre ہماری اس گورنمنٹ میں شروع کیا جا رہا ہے کا الجز کی سطح پر اور آگے جا کے باقی اس میں کریں گے انشاء اللہ۔ دوسری جو چیز ہے ہمارے جیلوں میں عموماً خواتین ہوتی ہیں تو ان کی جو حالت اور کنڈیشن ہے وہ جو ہے بہت مطلب خستہ حال زندگی نزارہ ہی ہیں تو اس کو دیکھتے ہوئے ہم نے Women Facilitation and Learning Centre ہے وہاں پر اس دفعہ انشاء اللہ ہمارے بجٹ میں شامل ہے دوسرے جو ہیں خواتین کے لئے اکیڈمیاں ہیں۔ خواتین کے لئے ڈیجیٹل لابریریز بن رہی ہیں۔ اور خواتین کے لئے جو ہے ٹرانسپورٹ کا الگ سے سٹم pink-buses کے نام پر بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار خواتین کے شعبے کو جو فروغ ملی ہے اور اتنے بڑے جو ترقیاتی کام ہیں، وہ چھلے گو نمنگوں میں کبھی نہیں ہوئے تھے۔ دوسرے جو ہمارا ڈیپارٹمنٹ، اسی طرح لاء کا تھا۔ لاء ڈیپارٹمنٹ میں بھی اس طرح چیزیں پہلے نہیں ہوئی تھیں جو اس گورنمنٹ میں وکلاء کے لئے اسکالر شپ اور جو ہے ڈسٹرکٹ اٹار نیز کا جو مسئلہ چلا آرہا تھا، اُنکے لئے residence کا، ان کے offices کا۔ تو اس میں جو ہے اس دفعہ الحمد للہ یہ چیزیں ہمارے بجٹ میں اور سی ایم صاحب کے مہربانی سے سارے چیزیں شامل ہیں۔ تو اس میں بچیوں کے لئے اسکالر شپ کا میں نے ذکر نہیں کیا entrepreneurship جو ہے شروع کئے جا چکے ہیں بچوں کے ساتھ اس دفعہ بچیوں کے ساتھ گریجویٹ بچیاں ہیں ان کے لئے انٹرنس شپ پروگرام ہے ان خواتین کے لئے ایک پلان اور بہت سارے چیزیں ہیں جو میں سمجھتی ہوں کہ بلوچستان کی خواتین کے لئے کسی انقلاب سے کم نہیں ہیں تو آخر میں پھر اپنے قائد کو اور فناں منستر کو اور ان کی ٹیم کو باقی سب کو مبارکباد دوں گی۔

سر! آپ کا بہت شکر یہ -

جناب اسپیکر: جی شکر یہ میڈم ماہ جین شیران صاحبہ۔ جی مٹھا خان پشتو میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب آپ ترجمہ بھی کرتے جائیں، پہنچیں، اہم اہم پوائنٹس۔

جناب مٹھا خان کا کڑ (وزیرِ مکملہ لا نیوشاک وڈیری ڈولپمنٹ): (پشتو سے اردو ترجمہ) شکریہ جناب اسپیکر۔

سب سے پہلے جناب اسپیکر صاحب! عثمان لا لا ہمارے بلوچستان کا بہت غنخوار لیڈر تھا۔ اور وہ ہر جوان، ہر بیوہ سے ہمدردی رکھتے تھے۔ اور وہ علاقے کے لئے بہت اہم شخصیت تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسمند گان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور اور اُس کے برکات اللہ تعالیٰ ان کے بچوں اور اُس کے گھروالوں پر رکھے۔ اور جناب اسپیکر! آج جو واقعہ ہوا ہے بلوچستان اسمبلی میں اگر آپ کو یاد ہو، 18 جون ہمارے اپوزیشن سے میں گلہ کرتا ہوں قومی اسمبلی سے، میں گلہ کرتا ہوں پنجاب اسمبلی سے کیونکہ انہوں نے جو روان ج قومی اسمبلی میں رکھا، جو روان پنجاب اسمبلی میں رکھی ہے۔ لیکن وہ تعلیم یافتہ، ترقی یافتہ، انہوں نے یہ کام دوسروں کو بھی سکھا دیا کیونکہ بلوچستان اسمبلی وہ اسمبلی تھی یہاں پر بلوچ اور پشتونوں کے روایات تھے ان کا ایک سسٹم تھا لیکن میں افسوس کرتا ہوں کہ آج یہ اپوزیشن عوام نے بھیجے ہیں یہاں ہمارے حقوق کی بات کرو حالانکہ ان کے حقوق لانے کیلئے یہ فورم ہے نہ کہ روڈ یا باہر یا لوگوں پر پھر مارنا، بوقت مارنا یا گسلے پھینکنا یا وزیر اعلیٰ کی بے عزتی کرنا یا پارلیمینٹریں کی بے عزتی کرنا بہت افسوس کی بات ہے اور میں شدید الفاظ میں ندمت کرتا ہوں اس واقعہ کی۔

جناب اسپیکر! جو بجٹ پیش ہوا بلوچستان کا۔ بلوچستان کا بجٹ وہ بجٹ نہیں ہے جو پہلے پیش ہوا کرتے تھے یہ وہ بجٹ ہے آج الحمد للہ بلوچستان کا ہر ضلع میں چاہیے وہ اپوزیشن کے حلقے ہوں یا حکومتی حلقے ہیں یہ کسی نے نہیں کہا ہے کہ یہ اپوزیشن کا حلقہ ہے اس کو نہیں دینا۔ الحمد للہ تقاضاً ایوان جام کمال خان صاحب اور اُس کی ٹیم کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پورے بلوچستان میں یہ فرق نہیں کیا ہے کہ یہ اپنا ہے یا پر ایا ہے۔ آج الحمد للہ جو حقوق بلوچستان میں ہر بچے اور ہر بیوہ کے جو حقوق ہیں جس بھی اضلاع میں ہیں چاہیے وہ محنت کے مریض ہو یا تعلیم کے مریض ہو یا لا نیوشاک کے مرد ہو ہر مرد میں ہر ضلع میں ہر آدمی کو اپنا حصہ پہنچا ہے۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ پہلے کیا ہوتا تھا جو بھی بجٹ بتتا تھا وہ من مانی میں بتتا تھا جو بھی ان کا دوست تھا اُس کا بجٹ زیادہ ہوتا تھا، جس کا پی اینڈ ڈی میں زیادہ تعلق تھا اُس کے گھر کے اسکیمات ہوتے تھے اب وہ سسٹم ختم ہوا۔ آج یہ سسٹم ہے کہ پورے بلوچستان کے ہر آدمی کے حقوق ہر ضلع میں ہر جگہ پر پہنچیں ہیں۔ تو یہ بہت خوشی کی بات ہے کیونکہ اگر ہم سوچ کریں کہ جب ہمیں عوام نے بھیجے ہیں ہمیں اسلئے نہیں بھیجے ہیں کہ آپ اسمبلی میں جا کے لوگوں کو بوتلوں سے یا گملوں سے لوگوں کو مارو انہوں نے ہمیں اس کے لئے بھیجے ہیں کہ آپ ہمارے حقوق لائیں۔ لیکن ہم نے عوام کے حقوق کو چھوڑ دیئے۔ پشتو میں مثال ہے کہ بہرے بچے کے زبان اُس کے ماں باپ جانتے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ انہوں نے یہ بولیں اور گملے کیوں مار رہے تھے۔ اس کا ہمیں پتہ ہے کہ آپ لوگوں نے عوام کے لئے

کئے ہیں یا اپنے لئے کرتے ہیں۔ تو الہاماً میں بلوچستان کے عوام کو یہ عرض پیش کر رہا ہوں کہ یہ بلوچستان کے لوگوں آپ دیکھو! 70 سالوں سے یہ اسمبلی چلا آ رہا ہے آج کا بجٹ اور پہلے والا بجٹ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے کیوں یہ فرق ہے؟ لیکن فرق یہ ہے کہ پہلے دو سال میں جام صاحب کا جو تجربہ تھا اور اُس سے زیادہ ہو گیا الحمد للہ آج جو بجٹ پیش ہوا ہے یہ انشاء اللہ پورا پاکستان یاد کریگا۔ بلکہ دوسری بات یہ ہے کہ پہلے لوگ کسی کو تنخے لے جاتے تھے اور اپنا ایک اسکیم ڈال دیتے تھے جیسے بھیک مانگتے ہیں۔ ہماری اسمبلی کے لوگ جاتے تھے وہ اُن کو پتہ ہی نہیں تھا۔ آج وفاتی پی ایس ڈی پی میں بلوچستان کے جتنے بھی اسکیمات ہیں جتنے بھی پیسے ہیں الحمد للہ جام نے نکلے نکلے حساب اُن کے ساتھ کیا۔ اور وہ رقم لائے۔ اب ثواب والا روڈ بھی ڈبل ہو رہا ہے اور کراچی روڈ بھی۔ کل انشاء اللہ چن روڈ بھی ڈبل ہو جائیگا۔ ہمارے بلوچستان میں میگا پروجیکٹ شروع ہو گئے ہیں یہ پہلے نہیں تھے یہ رقم کہاں تھی ان کو پتہ نہیں تھا۔ الحمد للہ کھاڑھاوزری اعلیٰ کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ آج اُس نے نکلے نکلے کا حساب کیا اور اپنا حقوق حاصل کیتے۔ آج بلوچستان میں جتنے بھی بڑے اسکیمات ہیں یہ بہت سے جگہوں میں نہیں ہونگے۔ الحمد للہ ہمارے حقوق اللہ تعالیٰ نے اچھے طریقے سے ملے ہیں۔ اور امید ہے کہ جام صاحب اور اُس کی ٹیم مزید بھی بہتری آئیگی اور میں خود فناں منسٹر اور سیکرٹری فناں اور اُسکی ٹیم نے جو PSDP بنائی ہے میں اُنکا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بہت اچھے طریقے سے بنایا ہے۔ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب اسپیکر: شکریہ مٹھا خان کا کڑ صاحب۔ بڑی مہربانی، بڑا اچھا آپ نے تقریر کیا۔ جو ہمارے معزز اکیلن بات کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ کل ہمارا پورا دن ہے، جس میں محترمہ بشری رند صاحبہ کا نام ہے۔ عبدالحالمق ہزارہ صاحب، نوابزادہ گہرام بیگی، سلیم کھوسہ، احسان شاہ صاحب، حاجی محمد خان لہڑی صاحب یہ تمام بات کرنا چاہتے ہیں، کل کے اجلاس میں ان کے نام ڈال دیں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز مورخہ 23 جون 2021ء بوقت سہ پہر 4:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 07:00 بجے اختتام پذیر ہوا)